

## 93145-پرده کی ممانعت ہو تو عورت کام اور ضروریات پوری کرنے کے لیے کیسے جائے

سوال

میر اسوال پرده کے متعلق ہے، ہمارے ملک میں پرده کرنے کی ممانعت ہے، اور عورت کے ساتھ بہت برا سلوک کیا جاتا ہے، اس پر مسترد یہ کہ عورت کے لیے ملزمت منع ہے، اور وہ کئی ایک جگہوں مثلاً پولیس اسٹیشن..... میں پرده اتنا رے بغیر داخل نہیں ہو سکتی، اور خاص کر جب ہماری ضروریات پوری کرتے وقت اور ملزمت میں بھی پرده اتنا پڑتا ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

عورت کا غیر محروم اور اجنبی مردوں کے سامنے باپر دھو کر آنا فرض ہے، یہ محکم فریضہ ہے جس پر کتاب و سنت اور اجماع دلالت کرتا ہے، لہذا کسی بھی شخص کے لیے اس کی مخالفت کرنی جائز نہیں، اور اس حکم پر عمل کرنے والی عورت کو بھی کوئی شخص منع کر سکتا ہے، جو شخص بھی ایسا کریگا وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کا مخالف ہے، اور اللہ کی شریعت کے خلاف جنگ کرنے میں مشغول ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

[... اور (دیکھو) کسی بھی مومن مرد اور عورت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیصلہ کے بعد اپنے امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، اور جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا تو وہ واضح اور صریح گرامی میں پڑگی۔] الحزاب (36).

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

اور جو کوئی بھی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کریگا، اس کے بعد کہ اس کے لیے بدایت واضح ہو چکی، اور وہ مسلمانوں کے علاوہ کسی اور کے طریقہ پر چلے گا ہم اسے اسی طرف پھیر دینگے جس طرف وہ پھرا ہے، اور اسے جہنم میں ڈال دینگے، اور یہ بست ہی بری جگہ ہے النساء (115).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ کچھ اس طرح ہے :

[... سوال اللہ کی قسم یہ مومن ہو ہی نہیں سکتے جب تک کہ وہ آپ کو اپنے ما بین ہونے والے اختلاف میں فیصلہ نہ مان لیں، اور پھر آپ کے فیصلہ کے متعلق اپنے نفس میں کوئی مُنگی محسوس نہ کریں، اور اسے مکمل تسلیم نہ کر لیں] النساء (65).

دوم :

کسی بھی عورت کے لیے اس فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کے لیے اپنے بدن کا کوئی حصہ ظاہر کر کے گھر سے باہر نکلنا جائز ہے، لیکن اگر کوئی ایسی مجبوری ہو اور اضطراری حالت ہو جو حرام کو مباح کروے مثلاً اسے پولیس اسٹیشن طلب کیا جائے، اور اس کے لیے وہاں جائے بغیر کوئی چارہ نہ ہو، اگر نہ جائے تو اس کے نتیجہ میں اس کی جان یا مال میں کوئی معتبر خرابی پیدا ہو تو پھر ایسا ہو سکتا ہے۔

لیکن عورت کا ملازمت کے گھر سے نکلنے میں عرض یہ ہے کہ اگر اس کا خرچ اور ننان و نفقة برداشت کرنے والا بھی والدیا خاوند یا جس پر اس کا ننان و نفقة واجب ہوتا ہے موجود ہو یہ عورت ملازمت کے لیے باہر نکلنے پر مضطرب نہیں، لہذا اگر ملازمت پر جانے کے لیے پرده اتنا رنا پڑتا ہو تو اس کا ملازمت کرنا جائز نہیں۔

مسلمانوں کو چاہتے ہیں کہ وہ اس سلسلہ میں ایک دوسرے کا تعاون کریں، اور مسلمان عورتوں کو اس طرح باہر نکلنے پر مجبور ہونے سے بچائیں جو معصیت و نافرمانی پر مشتمل ہو، اور یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ ماں باپ اور رشتہ دار ان پر خرچ کریں، اور ان عورتوں کے لیے گھروں میں بھی کچھ ایسے منید عمل پیدا کریں جو عورتوں میں گھروں میں ہی رہ کر سرا جام دیں، اور انہیں گھر سے باہر نکلنے سے مستغفی کر دیں جس کے تیجہ میں انہیں اپنا پرده اتنا رنا پڑے، اور پرده کرنے سے انہیں باہر نکل کر اذیت کا سامنا کرنا پڑے۔

اور یہ آدمی کے پرده کو فرض سمجھنے پر موقف ہے یعنی آدمی پرده کی فرضیت کا قائل ہو تو پھر ایسا ہو سکتا ہے، وگرنہ اکثر لوگ تو اس کی پرواہ بھی نہیں کرتے کہ پرده بھی کروانا ہے، اور نہ بھی پرده کروانے کا اہتمام کرتے ہیں، اور کچھ تو ایسے بھی ہیں جو اپنی بیوی اور بیٹی کو ملازمت کروانے کی حرکت رکھتے ہیں، اور کچھ ایسے بھی ہیں جو ملازمت کرنے والی عورت کے علاوہ کسی اور سے شادی نہیں کرتے، چاہے اس کی ملازمت پر دہنہ کرنے کی متفاہی ہو۔

مردوں کی یہ کوتاہی اور جہالت اس مشکل کو حل کرنے میں مانع اسباب میں سب سے بڑا سبب ہے، اس لیے اس علم یعنی پرده کی فرضیت کو نشر کرنے اور اس کی باد دہانی کی کوشش، اور اس کی تربیت دینی چاہیے، تاکہ ہر شخص اپنے اہل و عیال کی عفت و عصمت کو محفوظ بناسکے، اور اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ کل روز قیامت اس نے اپنے اہل و عیال کے متعلق اللہ عزوجل کو جواب دینا ہے کہ آیا اس نے یہ امانت پوری طرح ادا کی تھی یا کہ اس میں کوتاہی کی؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"اللہ تعالیٰ جس بندے کو بھی کسی رعایا کا ذمہ دار اور حاکم بنائے تو وہ انہیں نصیحت و خیر خواہی نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکتا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (7150) صحیح مسلم حدیث نمبر (142).

بلکہ مسلمانوں پر متعین ہے کہ وہ اس براہی کو زائل کرنے کی کوشش کریں، اور اس سلسلہ میں جتنے بھی وسائل میں انہیں بروئے کار لائیں، چاہے وہ کمیوں اور مجلس اور اداروں کی جانب سے ہوں یا کسی اور جانب سے تاکہ اس فتنہ اور خرابی کو اپنی عورتوں سے ختم کر سکیں، اور ہر مسلمان عورت پرده کر سکے، اور اس فرض کی ادائیگی میں نامیدی وغیرہ نہیں ہوئی چاہیے، کیونکہ بست سے حقوق صبر اور کوشش سے حاصل ہو جاتے ہیں۔

سوم:

جس پر سب راہ بند ہو جائیں، اور اس عورت کے لیے ملازمت کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو، اور اس کا ننان و نفقة اور خرچ برداشت کرنے والا بھی کوئی نہ ہو، اور اس کے لیے اسے پرده اتنا نے پر مجبور ہونا پڑے تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ اگر تو وہ عورت اس علاقے اور ملک و شہر کو جماں اس کے لیے اپنے دین کا ظاہر کرنا ممکن نہ ہو، اور اپنے پروردگار کے حکم پر عمل نہ کر سکتی ہو، چھوڑنا اور بھرت کرنا ممکن ہو تو یہ اس پر واجب ہے۔

ابن عربی رحمہ اللہ نے "احکام القرآن" میں ذکر کیا ہے کہ:

"دارالکفر سے والاسلام کی جانب بھرت کرنا فرض ہے۔"

اور اس جگہ سے بھی بھرت کرنی فرض ہے جہاں بدعت عام ہو چکی اور پھر چکی ہو، امام بالک رحمہ اللہ کہتے ہیں : کسی شخص کے لیے بھی ابیے علاقے میں رہنا حلال نہیں جہاں سلف پر سب و شتم کیا جاتا ہو۔"

"اور اس جگہ اور علاقے سے بھی جہاں حرام غالب ہو، کیونکہ ہر مسلمان شخص پر حلال کی تلاش فرض ہے"

دیکھیں : احکام القرآن (1/612).

اور بعض اوقات ہر کوئی بھرت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا، اور نہ ہی یہ سب مسلمان عورتوں کے لیے حل ہو سکتا۔

اس لیے جس عورت کو گھر سے نکلنے کی اشد ضرورت ہو، یا پھر اسے کچھ معاملات وغیرہ پہنانے ہوں اور اس میں باہر نکلنے کے لیے صرف چہرہ منگا کرنے کی ضرورت ہو، تو ہم امید کرتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

لیکن واجب ضروری یہی ہے کہ اس مسئلہ اور مشکل کو مکمل حل کرنے کے لیے پوری تدبی سے کوشش کرنی چاہیے، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے، اور وہ اس طرح کہ بعض ذمہ داران کو پسند و نصائح کر کے، اور اس دین اور شخص حق کا مطابق کر کے اسے حل کیا جائے۔

اور مبلغین اور اہل علم کو چاہیے کہ وہ لوگوں کے سامنے پرده کی فرضیت بیان کریں، کہ یہ مسلمان عورتوں پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی جانب سے محکم فرض ہے۔

تعجب والی بات تو یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ لڑائی اور جنگ اس پرده کے خلاف ہے، جو ع忿 و عصمت اور طهارت و پاکیزگی کی علامت تھی، اور اس وقت جبکہ پرده کے خلاف جنگ جاری ہے، اسی دوران ہم دیکھتے ہیں کہ بے پروا فاحشہ اور بازاری عورتوں کے لیے دروازے کھوئے جا رہے ہیں۔

لہذا مومن عورتوں سے گزارش ہے کہ وہ صبر کریں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کامال بہت منگا ہے، اور وہ دن آنے والا ہے جب اللہ تعالیٰ کا دین باقی سب ادیان پر غالب ہو کر رہے گا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اللّٰهُ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَعْمَلُونَ﴾۔ (آل عمران: 123)۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے معاملہ کو پورا کرنے والا ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ اس امت کو رشد و بہادیت نصیب فرمائے جس میں اطاعت و فرمانبرداری کرنے والوں کو مزید عزت حاصل ہو، محصیت و نافرمانی کرنے والے ذلیل و رسوا ہوں، اور آپ اور باقی سب مسلمان عورتوں کو پردوے کا اہتمام کرنے کی توفیق دے، اور بے پردوگی اور فحاشی سے محفوظ رکھے۔

واللہ عالم۔